جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان
ماہنامہ
اخبار احمدیہ
جرمنی
ایڈیٹر: نعیم احمد [illegible]

جلد نمبر 8 — شمارہ نمبر 4 — ماہ شہادت 1381 ہش بمطابق اپریل 2002ء

تبرکات — ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خوش قسمت وہ شخص نہیں ہے جس کو دنیا کی دولت ملے اور وہ اس دولت کے ذریعہ ہزاروں آفتوں اور مصیبتوں کا مورد بن جاوے بلکہ خوش قسمت وہ ہے جس کو ایمان کی دولت ملے اور وہ خدا کی ناراضگی اور غضب سے ڈرتا رہے۔ اور ہمیشہ اپنے آپ کو نفس اور شیطان کے حملوں سے بچاتا رہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 607)

پیشگوئی مصلح موعودؓ کی یاد میں جرمنی میں جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد

☆ لوکل امارت [illegible] کے تحت مورخہ 17 فروری کو 3 بجے [illegible] مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب [illegible] "یوم مصلح موعود" [illegible] فلاح الدین خان [illegible] "[illegible] تیرا" پڑھی۔ [illegible] صاحب نے الفاظ [illegible] بعد مکرم نعیم احمد [illegible] حضرت مصلح موعودؓ [illegible] اس پیشگوئی کو [illegible] "حضرت مصلح موعودؓ کی نظم" [illegible] مقصود احمد [illegible] کے عنوان پر [illegible] مالی قربانی [illegible] اس کے بعد [illegible] انچارج نے

حضرت مصلح موعودؓ کی تحریکات خصوصاً تحریک جدید/وقف جدید کے متعلق مفصل روشنی ڈالی۔ مکرم نیشنل امیر صاحب نے اختتامی خطاب میں حضرت مصلح موعودؓ کے دن کی اہمیت کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ 25 سال کی عمر میں خلافت پر متمکن ہونا کوئی معمولی بات نہیں۔ جب تک اللہ تعالیٰ کا ہاتھ نہ ہو ایسا ممکن نہیں۔ اس جلسہ میں 1650 احباب و خواتین نے شرکت کی۔

☆ لوکل امارت آفن باخ کی چاروں جماعتوں نے مورخہ 17 فروری کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد کیا۔ یہ جلسہ حضرت مسیح موعودؑ کی اس عظیم الشان پیشگوئی کی یاد میں ہر سال کیا جاتا ہے جو آپ نے 20 فروری 1886ء میں اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر ایک عظیم الشان فرزند کی ولادت کے بارے میں کی تھی۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مبشر احمد تبسم صاحب نے کی جس کا جرمن اور اردو ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ اس کے بعد سید بشارت احمد صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا کلام اپنی خوبصورت آواز میں پڑھا۔

ہمارے ایک نو احمدی امریکن بھائی مجاہد الاسلام نے انگریزی زبان میں پیشگوئی کے الفاظ حاضرین کو سنائے اس کا جرمن زبان میں ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ پروگرام کے مطابق اس کے بعد مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ ایک مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ جس میں خصوصاً پیشگوئی مصلح موعودؓ سے متعلق سوالات کے جوابات دئے گئے۔ اس جلسہ کے موقع پر خاکسار (میر عبداللطیف) نے حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت اور پیشگوئی کے بعض حصوں کے پورا ہونے کے متعلق دشمنان احمدیت کے اعتراضات کے جوابات پیش کئے جن کا تعلق مصلح موعودؓ کے سخت ذہین و فہیم ہونے اور کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر کرنے کے ساتھ تھا۔

آخر میں مکرم محمد الیاس منیر صاحب نے پیشگوئی کی اہمیت اور بعض نشانیوں کے پورا ہونے پر روشنی ڈالی۔ پیشگوئی کی اہمیت کے سلسلہ میں انہوں نے فرمایا کہ یہ دو طرح سے ہے ایک تو غیر مسلموں کے نقطۂ نظر سے کہ انہوں نے یہ نشان طلب کیا تھا اور ضروری تھا کہ یہ پیشگوئی ان کی زندگی میں اور ان کی نظروں کے سامنے پوری ہوتی اور دوسرے غیر مبائعین کے نقطۂ نظر سے کہ یہ پیشگوئی آئندہ زمانہ سے تعلق رکھتی ہے جبکہ انہوں نے حضرت مصلح موعودؓ کے سخت ذہین و فہیم اور علوم ہونے کے ثبوت میں واقعات پیش کئے۔ یہ جلسہ دو گھنٹہ تک جاری رہ کر دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

"نام اس کا نسیم دعوت ہے"

جرمنی کے مختلف علاقوں میں دعوت حق کے پروگراموں کا انعقاد

☆ مورخہ 26 جنوری اور 10 مارچ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت Pfungstadt کو اپنے علاقہ میں تبلیغی نشستوں کے انعقاد کی توفیق عطا فرمائی۔ [illegible] ہیوبش صاحب [illegible] اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے۔ آمین۔ [illegible]

انہیں تحفے پیش کئے۔ اور دوبارہ آنے کا وعدہ کیا۔ تقریب کے اختتام پر چائے و دیگر لوازمات کا انتظام تھا جس کے دوران احمدی خواتین نے عام تبادلہ خیالات میں بھرپور حصہ لیا۔ ایک استانی صاحبہ نے اس پروگرام میں اپنی دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے پروگرام ختم ہونے کے دو گھنٹے بعد شام کو مغرب کی نماز کا اپنی آنکھوں سے نظارہ کر کے واپس گئیں۔

تبلیغی میٹنگ

دوسری تبلیغی میٹنگ میں حاضرین کو مکرم مولانا لئیق احمد منیر صاحب نے اسلام میں جہاد کی تعلیم کے بارہ میں تفصیل سے بتایا۔ یہ میٹنگ بڑے دوستانہ رنگ میں انعقاد پذیر ہوئی۔ ایک سکول ٹیچر نے جن کا مطالعہ بہت وسیع تھا اپنے خیالات کا اظہار اسلام کے حق میں کیا۔ عام بحث میں طالبات نے بھی حصہ لیا۔ اس طرح بڑے خوشگوار ماحول میں یہ میٹنگ انجام پذیر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے ان روحوں کے ہدایت کے سامان پیدا فرمائے (آمین)

(وحید احمد بھٹی سیکرٹری تبلیغ جماعت Pfungstadt)

☆ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور اس کی توفیق سے لوکل امارت فرانکفرٹ کو شہر کے سب سے بڑے سکول (Wernher-von.Braun Schule) کی آٹھویں اور نویں کلاس کے 48 سٹوڈنٹس کے علاوہ دو اساتذہ کے ساتھ مورخہ 31.01.2002 کی صبح ایک کامیاب تبلیغی نشست منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ

سوا گھنٹہ تک جاری رہنے والی یہ تبلیغی نشست مذکورہ اسکول کی نویں کلاس کی طالبہ عزیزہ مکرمہ امۃ الرقیم ثمرہ صاحبہ کے خاص تعاون اور کوشش کے ساتھ انعقاد پذیر ہوئی۔ مرکز سے مکرم ہدایت اللہ صاحب ہیوبش اور مکرم و محترم مبارک احمد تنویر صاحب تشریف لائے۔ مکرم ہدایت اللہ صاحب ہیوبش نے دو گھنٹے سے زائد اسلام احمدیت کا تعارف کروایا اور طلباء اور اساتذہ کے مختلف نوعیت کے سوالات کے جوابات بڑے مدلل طور پر دئے۔ تمام حاضرین نے بڑے انہماک اور توجہ سے تمام کارروائی سنی۔

[illegible] تبلیغی نشست اسکول کی انتظامیہ کی طرف سے پہلے سکول میں منعقد کرنے کا پروگرام تھا لیکن بعد میں اسکول کی انتظامیہ کی اس خواہش پر کہ وہ جماعت کا سینٹر بھی دیکھنا چاہتے ہیں چنانچہ مناسب سمجھا گیا کہ تبلیغی نشست نماز سینٹر میں ہی رکھی جائے۔ اس طرح اسکول کی انتظامیہ کی خصوصی اجازت سے MTA کے لئے سارے پروگرام کی ریکارڈنگ بھی کی گئی۔ پروگرام کے اختتام پر طلباء کے لئے ریفریشمنٹ کا خصوصی انتظام کیا گیا تھا جبکہ دونوں اساتذہ نے خاکسار کی درخواست پر دوپہر کا کھانا ہدایت اللہ صاحب ہیوبش کے ساتھ کھانے پر رضامندی کا اظہار کیا اور پاکستانی کھانے کو بہت ہی پسند کیا۔ دونوں اساتذہ نے اس پروگرام کو بہت سراہا اور آئندہ بھی مزید ایسے پروگرام سکول کے سٹوڈنٹس کے ساتھ کروانے کا یقین دلایا۔ اللہ سے دعا ہے

باقی صفحہ 2 پر

شعلہ کا باپ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥

میں اللہ کا نام لے کر جو بے حد کرم کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے (شروع کرتا ہوں)

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ٥ مَا أَغْنَى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ ٥ سَيَصْلَى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ٥ وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ٥ فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِنْ مَسَدٍ ٥

شعلہ کے باپ کے دونوں ہاتھ شل ہو گئے ہیں۔ اور وہ (خود) بھی شل ہو کر رہ گیا ہے۔ اس کے مال نے اسے کوئی فائدہ نہیں دیا۔ اور نہ اس کی کوششوں نے (کوئی فائدہ) دیا ہے۔ وہ ضرور آگ میں پڑے گا جو (اسی کی طرح) شعلے مارنے والی ہوگی۔ اور اس کی بیوی بھی۔ جو ایندھن اٹھا اٹھا کر لاتی ہے (آگ میں پڑے گی)۔ اس کی (بیوی کی) گردن میں ایک کھجور کا بٹا ہوا رسہ باندھا جائے گا (جو کبھی نہ ٹوٹے گا)۔

تفسیر ابولہب

سورۃ تبت میں ابولہب سے مراد کوئی ایک شخص نہیں بلکہ اس سے مراد وہ قوم ہے۔ جو آخری زمانہ میں دنیا پر غلبہ حاصل کر کے رسول کریم ﷺ کے خلاف یا اسلام کے خلاف آگ بھڑکائے گی۔ یا وہ ایسی ایجادیں کرے گی۔ جس سے شعلے اور آگ پیدا ہو اور پھر وہ قوم اپنی ہمسایہ قوموں کو بھی اپنے ساتھ ملا کر اپنے جتھہ کو مضبوط کرے گی۔ اور یہ قومیں ایک ہاتھ کی مانند ہوں گی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس زمانہ میں دو ہی جتھے ایسے ہیں۔ جو کہ اسلام یا رسول کریم ﷺ کے خلاف متحد ہیں۔ ایک جتھہ بعض مغربی طاقتوں پر مشتمل ہے۔ اور ایک جتھہ بعض مشرقی طاقتوں اور ان کے ساتھیوں کا ہے۔ ابولہب سے مراد یہ دونوں جتھے ہیں۔ یہ ایجاد کرتے ہیں۔ جن کا نتیجہ آگ اور شعلے ہیں۔ اور اس لحاظ سے بھی کہ ظاہر میں بھی ابولہب ہیں کہ ان کے رنگ سرخ و سفید ہیں اور باطن کے لحاظ سے بھی کہ انجام کار جنگ کی آگ کی لپیٹ میں آنے والے ہیں اور چونکہ ان لوگوں نے محمد رسول اللہ ﷺ کے خلاف خطرناک لٹریچر پیدا کر کے ایک آگ لگا دی ہے اس لئے بھی وہ ابولہب کہلانے کے مستحق ہیں۔

(تفسیر کبیر۔ ابولہب صفحہ 510)

اس شمارہ میں

☆ تبرکات، ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام
☆ جرمنی کے شب و روز (خبریں)
☆ تقریر [illegible]
☆ اداریہ ([illegible])
☆ آپ کا نوازش نامہ ملا
☆ پادریوں کی غلط بیانیوں کا جواب

اداریہ

‹‹‹ بہار آئی ہے دل وقف یار کر دیکھو ›››

آج کل بہار کا موسم ہے۔ اس موسم کے شروع ہوتے ہی سارے ماحول میں تبدیلیاں آنی شروع ہو جاتی ہیں، موسم سرما کی یخ بستہ ہواؤں میں ایک خوشگوار تبدیلی آجاتی ہے، دریاؤں کا جمود رواں ہو جاتا ہے، بظاہر سوکھے پیڑ سرسبز ہونا شروع ہوتے ہیں، کونپلیں نکلنے لگتی ہیں پہاڑوں کے رنگ بدلنے لگتے ہیں اور ایسا لگتا ہے کہ کالے پتھر سبز ہو رہے ہیں بنجر نظر آنے والی زمینیں سبزہ اوڑھ لیتی ہیں اور ہریالی کا سماں آنکھوں کے لئے طراوت بن جاتا ہے۔ مزید برآں اس پر بہار ہوا کے دوش پر پرندوں کے چہچہانے کی آوازیں کانوں میں رس گھولتی ہیں گویا جو زمین سردی سے جمی ہوئی نظر آتی تھی اور جس پر قنوطیت سی طاری دکھائی دیتی تھی، اب انگڑائی لے کر جاگتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔

مذہب کی دنیا میں بھی ہر خزاں کے بعد ایسا ہی واقعہ ہوتا آیا ہے، وقت کی سردی سچے مذہب کے پیروکاروں پر بے عملی کی برفانی تہیں چڑھا دیتی ہے مذہب کا باغ خشک اور بے جان محسوس ہوتا ہے، پیڑ سوکھ جاتے ہیں شاذ ہی کوئی ٹہنی سر نکالتی نظر آتی ہے، دل یوں سخت ہو جاتے ہیں گویا پتھر بن گئے ہوں، روحوں کی زمین بنجر ہو جاتی ہے، ہر طرف کالی گھٹا کی تیرگی نظر آتی ہے اور لوگوں کے دلوں میں یہ وسوسہ بڑی شدت سے جڑ پکڑ لیتا ہے کہ الہام کا پانی بھی خشک ہو گیا ہے۔ زمین پر فسق و فجور کی خشکی نظر آتی ہے گویا ظهر الفساد في البر و البحر کا نظارہ ہوتا ہے۔

تب رحمت باری جوش میں آتی ہے آسمان سے روحانی پانی کا نزول ہوتا ہے تر و تازہ و خوش گوار ہوا کا جھونکا آتا ہے بے عملی کی برفانی تہیں پگھلنے لگتی ہیں اور اس ایک دیپ سے ہزاروں دیپ روشن ہونے لگتے ہیں۔ کالی گھٹا کی تیرگی چاہتی ہے کہ ان دیپوں کی روشنی کو نگل جائے لیکن آسمانی پانی پکار پکار کر کہتا ہے

"میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر"

اس آسمانی پانی سے دلوں میں ایمان کے تر و تازہ خوشگوار پھل پھول نکلنے لگتے ہیں، وہ جلد جلد اپنی ہریالی کو بڑھاتے ہیں ان کی ہریالی ایک طرف مشرق سے مغرب تک اور دوسری طرف شمال سے جنوب تک پھیلتی چلی جاتی ہے اخلاق کے سوکھے پیڑ سرسبز ہو جاتے ہیں نبوت کے باغ کی رونقیں دوبارہ بحال ہو جاتی ہیں، تقویٰ کے رنگ سے رنگین یہ رنگ برنگے پرندے جمع ہوتے ہیں تو ان کی چہچہاہٹ سے باغ میں ایک جشن کا سا سماں لگتا ہے، ساری فضاء گنگنانے لگتی ہے اور حمد کے گیت گانے لگتی ہے۔ زندگی بخش اور معطر ہوائیں سارے عالم کو علم کی خوشبو سے بھر دیتی ہیں اسی کو روحانیت کی بہار کہتے ہیں۔

اس وقت بوستان مسیح وقت میں ایسی ہی بہار آئی ہوئی ہے، یہ وہ بہار ہے جس کا ایک مدت سے انتظار تھا اور امت مرحومہ کا ہر چھوٹا بڑا انتہائی شدت سے اس نظارہ و آواز کے لئے بے چین تھا۔ مسیح الزمان و مہدی دوراں اس کا اظہار اپنے اس شعر میں اس طرح کرتے ہیں۔

بہار آئی ہے اس وقت خزاں میں
کھلے ہیں پھول میرے بوستاں میں

پس اے مسیح محمدی کے پروانو! آؤ کہ ہم اس بہار کے خود بھی مزے لوٹیں اور دوسروں میں بھی یہ مائدہ تقسیم کریں۔

بقیہ:- تقدیر الٰہی

من سیئة فمن نفسک. (النساء 80)

یعنی جو کچھ سکھ تجھے پہنچتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جو دکھ پہنچتا ہے وہ تیری جان کی طرف سے ہے۔

اب اگر پہلی آیت کے یہ معنے لیے جاویں کہ سب اعمال خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں تو پھر آیت کے کچھ معنے ہی نہیں بن سکتے۔ اس آیت کے معنے تبھی ہو سکتے ہیں جبکہ پہلی آیت کے وہ معنے کیے جاویں جو میں نے کیے ہیں اور اس صورت میں اس دوسری آیت کے یہ معنے ہوں گے کہ جو نیک بدلہ ہے وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے کیونکہ نیکی کی تحریک اُس کی طرف سے ہوتی ہے اور جو دُکھ ہو وہ انسان کی طرف سے ہوتا ہے۔ کیونکہ دکھ غلطی کا نتیجہ ہے اور غلطی کی تحریک اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوتی۔

(باقی آئندہ انشاءاللہ)

☆☆☆☆☆☆☆

بقیہ:- دعوت حق کے پروگرام

کہ وہ ہمیں مزید ایسی تبلیغی میٹنگز کرنے اور اسلام احمدیت کا پیغام لوگوں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

(محمد ادریس لوکل امیر فلڈا ـ نوئے ہوف)

☆ لوکل امارت آفن باخ کے زیر انتظام خدام و انصار اور لجنہ کا یک روزہ تبلیغی کیمپ منعقد کیا گیا جس میں ختم نبوت کی حقیقت اور جہاد کے متعلق اسلامی تعلیم کے بارہ میں حاضرین کو بتایا گیا۔ اس سلسلہ میں تدریسی فرائض مربی سلسلہ مکرم محمد الیاس منیر صاحب نے ادا کئے اور شرکاء کیمپ کو انہوں نے غیر احمدی مسلمانوں کے نظریہ جہاد اور احمدی مسلمانوں کے نظریہ جہاد کا فرق بتایا نیز غیر مسلموں کی طرف سے ہونے والے اعتراضات کے جوابات سے مطلع کیا۔

(میر عبداللطیف۔ لوکل امیر آفن باخ)

☆☆☆☆☆☆☆

اخبار احمدیہ جرمنی کے لئے اپنے مضامین اور رپورٹیں اس ایڈریس پر بھجوائیں
Akhbar-e-Ahmadiyya
Shoba Tasneef, Bait-us-Sabuh,
Genefer Str. 11, 60437 Frankfurt/M.

پادریوں کی غلط بیانیوں کے جواب میں ایک خط

یہ کہنا درست نہیں کہ اسلام "امن" اور "سلامتی" نہیں چاہتا

(حال ہی میں اخبار "فرانکن برگر سائیٹنگ" زیر عنوان "Das Offene Wort" بعض عیسائی پادریوں نے اسلام اور جماعت کے بارے میں بعض غلط بیانیوں سے کام لیا ہے جن کے حوالے سے ہمارے جرمن احمدی مکرم ہدایت اللہ ھیوبش صاحب جو جماعت کے پریس سیکرٹری بھی ہیں نے اخبار والوں کو ایک خط لکھا جس کے چیدہ چیدہ حصوں کا ترجمہ قارئین کرام کی آگاہی کے لئے درج کیا جاتا ہے۔

"Pfarrer" گراف نے کسی تقریب کے حوالے سے پیغمبر اسلام ﷺ کی جو تصویر کھینچی ہے وہ حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے کے سوا کچھ نہیں۔ انہیں یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ آنحضرت ﷺ کو بھی اسی خدا کی طرف سے مبعوث کیا گیا جس نے حضرت موسیٰؑ و حضرت عیسیٰؑ کو بھیجا۔ پھر آپؐ نے اپنے ماننے والوں کو اسی خدا کی عبادت کی تلقین فرمائی جس کی عبادت کا حکم حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ نے اپنے لوگوں کو دیا تھا۔ جب کہ مرقس باب 12 آیت 29 میں ہے کہ "اپنے خداوند سے جو ایک ہی خدا ہے اپنے سارے دل، اپنی ساری جان، اپنی ساری عقل اور اپنی ساری طاقت سے محبت رکھ۔"

اور جب مشرکین مکہ نے آپ اور آپ کے ساتھ ایک خدا پر ایمان لانے والوں کے لئے دائرہ حیات تنگ کر دیا تو آپؐ مدینہ کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے۔ اس پر بھی مشرکین مکہ نے بس نہ کی بلکہ ایک ہزار مسلح لشکر لے کر آپ اور آپ کی جماعت کو نیست و نابود کرنا چاہا۔ تب خدا نے آپ کو اپنے دفاع میں تلوار اُٹھانے کا حکم دیا جس کا مقصد صرف دین کی آزادی کا حصول تھا نہ کہ دین کو بزور شمشیر پھیلانا۔ جبکہ پادری گراف نے اپنی کم فہمی کی بنا پر یہ تصویر کھینچی ہے۔ قرآن کریم کی تعلیم ہے جیسا کہ مثلاً سورۃ الکہف میں فرمایا "تو کہہ دے کہ یہ تمہارے رب کی طرف سے حق آیا ہے۔ پس جو چاہے اسے قبول کرے اور جو چاہے اس کا انکار کر دے۔" یا سورۃ البقرہ میں ایا ہے کہ "دین کے معاملے میں کسی قسم کا کوئی جبر نہیں۔"

جہاں تک اللہ تعالیٰ کے ذاتی نام "اللہ" کا تعلق ہے تو آنحضرت ﷺ کی بعثت سے قبل عرب میں بسنے والے انبیاء کے واقعات کو بھی بکثرت بیان کیا گیا ہے۔ لہذا پادری گراف کا یہ کہنا کہ قرآن کریم میں بائیبل کے بارہ میں اشارۃً بھی ذکر نہیں، درست نہیں۔ اسی طرح ان کا یہ کہنا بھی درست نہیں کہ اسلام "امن" اور "سلامتی" نہیں بلکہ صرف "اللہ کی اطاعت چاہتا ہے۔" درحقیقت امن اور سلامتی، خدا کی اطاعت کے بغیر ممکن ہی نہیں۔ اگر دیکھا جائے تو دوسرے مذاہب کی تعلیم کا خلاصہ بھی یہی ہے یعنی خدا کی اطاعت اور یہ جو حضرت یسوع مسیح نے کہا کہ تو اپنی ساری جان اور ساری عقل اور ساری طاقت سے ایک خداوند سے محبت رکھ تو اس کا بھی یہی مطلب تھا کہ اس کی اطاعت کی جائے ورنہ صرف محبت کرنے کے کوئی معنی نہیں اور جب شیطان نے حضرت مسیح کو سجدہ کرنے کے لئے کہا تو ان کا یہ کہنا کہ تو دُور ہو۔ میں تو صرف اپنے خدا کو سجدہ کروں گا تو اس کا مطلب بھی سوائے اطاعت کے کچھ نہ تھا۔

جہاں تک احمدیہ جماعت اور اس کے مقدس بانی کا تعلق ہے تو ان کا دعویٰ صرف یہ تھا کہ میں وہ مسیح ہوں جس کی خبر خود یسوع مسیح نے دی کہ وہ دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ اور جب کہ یہ حقیقت ہے کہ حضرت مسیح نہ آسمان پر گئے اور نہ اب تک جسمانی طور پر زندہ ہیں تو ان کے دوبارہ آنے سے مراد خود ان کا اپنا آنا تو نہیں ہو سکتا۔ لازماً اس کی تاویل کرنی پڑے گی۔ ایسی تاویل خود حضرت مسیحؑ نے بھی کی کہ انہوں نے الیاس نبی کے دوبارہ آنے کو حضرت یحیٰؑ پر چسپاں کیا اور چونکہ خود حضرت بانی اسلام ﷺ نے بھی اپنی امت میں مسیح کے دوبارہ آنے کی خبر دی اس لئے پادری "بالذر" (Balzer)، پادری "بیکر" (Baker)، پادری "پیٹر" (Peter) وغیرہ نے اپنے اخباری بیانات میں جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس بانی کے بارے میں جو کچھ بھی کہا ہے وہ غلط فہمی پر مبنی ہے کیونکہ ان کا (حضرت مرزا غلام احمد بانی جماعت احمدیہ) دعویٰ، اسلام سے کوئی الگ چیز نہیں۔

(ترجمہ و تلخیص:- فضل الٰہی انوری)

"اللہ کے نام پر جنونی جنگجو"

Fanatische Krieger
im
Namen Allah

☆ مسلمانوں میں دہشت گردی کی بنیاد کہاں سے پڑی؟
☆ وہ کون سے محرکات ہیں جو دہشت گردوں کو اس کام کے لئے ابھارتے ہیں؟
☆ قرآن خودکشی اور قتل کے بارے میں کیا کہتا ہے؟
☆ مذہبی جنونی اور باعمل مسلمانوں میں کیا فرق ہے؟
☆ یہ اور اس طرح کے اور سوالوں کے جواب آپ کو مکرم ہدایت اللہ صاحب ہیوبش کی کتاب، اللہ کے نام پر جنونی جنگجو، نامی کتاب میں ملیں گے۔ جرمن زبان میں یہ کتاب آپ کے زیر تبلیغ احباب کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔

قیمت 15,31 € شعبہ اشاعت سے طلب فرمائیں۔

Ahmadiyya Muslim Jamaat, Shoba Ishaat
Genfer Str. 11
60437 Frankfurt am Main
Telephone: 069-50688651, Telefax: 069-50688655

تقدیر الٰہی — کیا خدا تعالیٰ نے جہنم کے لیے بہت سے جن وانس پیدا کیے ہیں؟

از حضرت خلیفة المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (قسط5)

تیسری آیت کا صحیح مطلب۔

پھر ایک اور آیت یہ پیش کرتے ہیں۔

ولقد ذرانا لجهنم كثيراً من الجن والانس لهم قلوب لا يفقهون بها ولهم اعين لا يبصرون بها ولهم اذان لا يسمعون بها ؕ اولئك كالانعام بل هم اضل ؕ اولئك هم الغافلون .

(الاعراف 180)

فرمایا۔ ہم نے پیدا کر چھوڑے جہنم کے لیے جنوں اور انسانوں میں سے بہت لوگ اور انکی شناخت کی علامت یہ ہے کہ انکے دل ہیں مگر سمجھتے نہیں اور انکی آنکھیں ہیں مگر دیکھتے نہیں اور انکے کان ہیں مگر سنتے نہیں وہ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ اور غافل۔ اس آیت کو لے کر کہتے ہیں کہ دیکھو خدا کہتا ہے کہ میں نے جہنم کے لیے بہت سے جن وانس پیدا کیے ہیں پس جب خدا نے بہت سے لوگوں کو جہنم کے لیے پیدا کیا ہے تو پھر کون ہے جو ان لوگوں کو جنہیں جہنم کے لیے پیدا کیا گیا ہے برے کام کرنے سے روک سکے ضرور ہے کہ وہ ایسے اعمال کریں جو انہیں دوزخ میں لے جائیں لیکن اس آیت کے بھی جو معنے کیے جاتے ہیں وہ غلط ہیں۔ عربی زبان میں لام حرف کبھی سبب بتانے کے لیے آتا ہے اور کبھی نتیجہ بتانے کے لیے جسے اصطلاح میں لام العاقبة کہتے ہیں اس جگہ لجهنم کا جو لام ہے وہ اسی غرض سے ہے اور اس کے یہ معنے نہیں کہ ہم نے جن وانس کو اس لئے پیدا کیا کہ ان کو جہنم میں داخل کریں کیونکہ یہ معنے دوسری آیات کے خلاف ہیں جیسا کہ فرمایا ہے وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون میں نے جن وانس کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور عبد کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فادخلی جنتی جو عبد ہوتا ہے اس کا مقام جنت ہے۔ پس ان آیات کی موجودگی میں ولقدذراء نا لجهنم کہ یہ معنے ہو ہی نہیں سکتے کہ بہت سے لوگوں کو جہنم کے لئے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے انسان کو تو صرف خدا کا عبد بننے اور جنت کا مستحق ہونے لے لئے پیدا کیا گیا ہے اور جب یہ معنے درست نہیں تو پھر اور معنے کرنے پڑیں گے اور وہ یہی ہیں کہ یہاں "ل" لام العاقبة ہے اور آیت کے یہ معنے ہیں کہ ہم نے انسان کو پیدا کیا مگر بجائے جنتی بننے کے دوزخ کے مستحق ہو گئے۔ چنانچہ لام ان معنوں میں عربی زبان میں بکثرت مستعمل ہے اور خود قران کریم میں بھی دوسری جگہ ان معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ عربوں کے کلام میں اس کی ایک مثال یہ شعر ہے

امو النا لذوی المیراث نجمعها
ودور نا لخراب الدهر نبنيها

یعنی ہم مال اس لئے جمع کرتے ہیں تا وارث اس کو لے جاویں اور گھر اس لیے بناتے ہیں کہ زمانہ ان کو خراب کر دے اب ظاہر ہے کہ مالوں کو جمع کرنے اور گھروں کو بنانے کی یہ غرض نہیں ہوتی ہاں نتیجہ یہی ہوتا ہے پس شاعر کی یہی مراد ہے کہ لوگ مال جمع کرتے ہیں اور رشتہ دار اس کو لے جاتے ہیں اور گھر بناتے ہیں اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ زمانہ ان گھروں کو خراب کر دیتا ہے قران کریم میں ایک نہایت واضح مثال سورۃ القصص میں آتی ہے جہاں اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ سلام کی نسبت فرماتا ہے

فالتقطه ال فرعون ليكون لهم عدوا وحزنا .

(القصص ۹)

یعنی حضرت موسےٰؑ کو جب ان کی والدہ نے دریا میں رکھ دیا تو ان کو فرعون کے لوگوں نے اس لئے اٹھالیا کہ وہ بڑا ہو کر ان کا دشمن بنے اور ان کے لئے باعث غم ہو۔

لیکن یہ بات ظاہر ہے کہ آل فرعون کی موسیٰؑ کے اٹھانے میں یہ نیت نہیں ہو سکتی تھی۔ بلکہ جیسا کہ اگلی آیت ہی میں ہے ان کی یہ نیت نہیں تھی بلکہ اس کے خلاف تھی۔ چناچہ اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فرعون کی بیوی نے فرعون سے کہا کہ

عسیٰ ان ينفعنا او نتخذهٔ ولدا وّهم لا يشعرون

(القصص 10)

یعنی قریب ہے کہ یہ بچہ ہمیں نفع دے یا اسے بیٹا ہی بنالیں۔ لیکن آخر وہ بچہ ان کا دشمن ہوا اور ان کے لئے باعث غم ہوا اور یہی معنے اس جگہ ولقدذرانا لجهنم میں لام کے ہیں، پس اس آیت سے بھی یہ استدلال کرنا کہ خدا تعالیٰ جبراً بعض لوگوں کو دوزخی بناتا ہے اور بعض کو جنتی۔ درست نہیں ہے۔

چوتھی آیت کا صحیح مطلب

اسی طرح یہ آیت پیش کرتے ہیں کہ

وقال موسیٰ ربنا انك آتيت فرعون وملاهٔ زينة واموالا فی الحيوة الدنيا ربنا ليضلوا عن سبيلك

موسیٰ نے کہا کہ اے خدا تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو اس لیے دولت دی تھی تا کہ وہ لوگوں کو گمراہ کریں۔

لیکن اس کا بھی یہ مطلب نہیں کہ انکو لوگوں کے گمراہ کرنے کے لیے دولت دی گئی تھی۔ بلکہ جیسا کہ پہلی آیت کے متعلق میں بتا آیا ہوں۔ یہاں بھی لام عاقبة کا ہے اور مطلب یہ ہے کہ اے خدا تو نے اس غرض سے انکو دولت نہ دی تھی کہ لوگوں کو گمراہ کریں۔ لیکن یہ ایسا ہی کرتے ہیں۔

پانچویں آیت کا صحیح مطلب۔

پھر کہتے ہیں ایک آیت نے تو ہمارے مطلب کو بالکل صاف کر دیا۔ اور وہ یہ ہے۔

اين ما تكونوا يدرككم الموت ولو كنتم فی بروج مشيدة ؕ وان تصبهم حسنة يقولوا هذه من عندالله ج و ان تصبهم سيئة يقولوا هذه من عندك ؕ قل كل من عندالله ؕ فمال هؤ لاء القوم لا يكادون يفقهون حديثا (النساء ۹۷)

فرمایا۔ جہاں کہیں تم ہو گے وہیں تمہیں موت پہنچ جائیگی۔ خواہ مضبوط برجوں میں ہی کیوں نہ ہو۔ اگر ان کو بھلائی پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر برائی پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ محمد (ﷺ) کی طرف سے ہے فرمایا۔ ان کو کہہ دو سب اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ ان کو ہو کیا گیا اتنی سی بات بھی نہیں سمجھتے؟۔

کہتے ہیں دیکھو اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ بھلائی برائی خدا کی طرف سے پہنچتی ہے۔ مگر وہ سمجھتے نہیں کہ اوّل تو ہر ایک فعل کے خواہ برا ہو یا بھلا۔ نتائج اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ملتے ہیں اور اس بات سے کون انکار کرتا ہے کہ ہر ایک فعل کی سزا یا جزا خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے ملتی ہے لیکن اگر یہ بھی مان لیا جائے کہ بھلائی اور برائی خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے آتی ہے تو پھر بھی کچھ حرج نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ کبھی خادم کے کام کو آقا کی طرف منسوب کر دیا جاتا ہے خواہ اس کا منشا اس کام کے متعلق ہو یا نہ ہو مثلاً ایک آقا کا نوکر اگر کسی کو کوئی تکلیف پہنچاتا ہے تو گو آقا کی یہ غرض نہیں ہوتی کہ اس کا نوکر کسی کو تکلیف پہنچائے لیکن بعض دفعہ آقا کو بھی کہہ دیتے ہیں کہ تمہاری طرف سے ہمیں یہ تکلیف پہنچی اور اس طرف نوکر کے تکلیف دینے کو آقا کی طرف منسوب کر دیتے ہیں اس قاعدہ کے ماتحت اگر اس آیت کے معنے کئے جاویں تو یہ معنے ہوں گے۔ کہ وہ چیزیں جن کے بد استعمال سے گناہ پیدا ہوا وہ چونکہ خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے متعلق کہہ دیا گیا کہ گویا بدی اور نیکی اسی کی طرف سے آئی ہو اور ان معنوں سے اعمال میں جبر ثابت نہیں ہوتا اور یہ نتیجہ ہرگز نہیں نکلتا کہ خدا تعالیٰ جبراً پکڑ کر بدی کرواتا ہے۔ بلکہ یہ کہ خدا نے انسان میں بعض طاقتیں پیدا کی ہیں جن کو برے طور پر استعمال کر کے انسان زنا یا چوری کرتا ہے۔ لیکن اصل معنے اس آیت کے وہی ہیں جو میں پہلے کر چکا ہوں۔ یعنی یہاں اعمال کا ذکر ہی نہیں بلکہ دکھ اور سکھ کا ذکر ہے۔ پہلے تو اللہ تعالیٰ منافقوں سے فرماتا ہے کہ جہاں کہیں بھی ہو تم کو موت پہنچ جاوے گی۔ یعنی خدا تعالیٰ نے تمہاری بد اعمالیوں کی وجہ سے تمہارے لئے ہلاکت کی سزا تجویز کی ہے۔ اب چونکہ یہ فیصلہ ہو چکا ہے خواہ کتنی بھی احتیاط کرو کچھ نہیں کر سکتے۔ پھر فرماتا ہے کہ یہ لوگ سکھ کو اللہ تعالیٰ کی طرف اور دکھ کو تیری طرف منسوب کرتے ہیں۔ یہ ان کی نادانی ہے۔ تیرا جزا سزا میں کیا دخل اور تعلق ہے۔ سکھ اور دکھ بلحاظ نتائج کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ یعنی یہ اللہ تعالیٰ فیصلہ فرماتا ہے کہ فلاں شخص کو فلاں عمل کے بدلہ میں فلاں سکھ یا فلاں دکھ پہنچے تیرا اس میں کیا تعلق ہے۔ یہ تو خدائی طاقت ہے جو اس نے کسی بندہ کے اختیار میں نہیں دی۔ اسی لئے فرماتا ہے کہ ان لوگوں کو کیا ہوا کہ یہ اتنی سی بات بھی نہیں سمجھ سکتے۔ چنانچہ اگلی ہی آیت میں اس کی اور تشریح فرمادی کہ

ما اصابك من حسنة فمن عند الله وما اصابك

باقی صفحہ 2 پر

"آپ کا نوازش نامہ ملا"

ادارہ "اخبار احمدیہ" جرمنی نے "آپ کا نوازش نامہ ملا" کے عنوان سے ایک کالم شروع کیا ہے۔ جس میں قارئین کی طرف سے لکھے گئے خطوط شائع ہوا کریں گے اور اس کے لئے دعوت عام ہے۔ آپ ہمیں خط لکھیں مگر خط صاف، کھلا کھلا اور حاشیہ چھوڑ کر لکھیں نیز کاغذ کے ایک طرف لکھیں۔ اپنے خیالات اور اپنی آراء یا کوئی ایمان افروز واقعہ جسے پڑھ کر دوسروں کو فائدہ ہو بھی لکھ کر بھجوا سکتے ہیں۔ (ادارہ)

مکرمی و محترمی ایڈیٹر صاحب اخبار احمدیہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے مؤقر کالم کے ذریعہ جماعت کی ترقی پر اقدامات میں سے ایک علمی و تحقیقی ضرورت، عظیم لائبریری مع میوزیم کی طرف توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کسی عالم اور محقق (Research scholer) کی عظمت کا اظہار اس کی زیر مطالعہ ذخیرہ شدہ کتب سے کیا جاتا ہے ابوالہیثم بوعلی سینا البیرونی کی باقیات صالحات میں سے ان کی یادداشتوں کے ڈھیر عمدہ باسلیقہ اور باقاعدہ مرمت شدہ لائبریری ان کی اپنے وقتوں میں عظمت و شوکت کی نشاندہی کر رہے ہیں۔

ہمارے سامنے جماعت کے صد سالہ الٰہی علم کلام کی طرز نو کے سے ساتھ معاندین شر پسند عناصر کا غبار آلود فحش لٹریچر بھی ہے۔ جس سے زمانہ کی روش و دوبہ اور زور گرداب کا پتہ بھی چلتا ہے اور دوسری طرف یہ معمور زمانہ اور مہدی برحق کی جماعت کو انوار جمالی اور معجزات جلالی کا مورد ہوئی یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ وقف نو و دیگر مسلم و غیر مسلم طلباء و شائقین بالخصوص مغربی مستشرقین و محققین کے لئے وہ مذہبی تمام مواد مہیا کریں اور تمام دستیاب زبانوں کے لٹریچر و فلم پروجیکٹر کے لئے گنجائش رکھیں جس سے موازنہ مذاہب کا طالب علم نہ صرف قدیم اور جدید نظریاتی صحائف کا مطالعہ کر سکے بلکہ ان مذاہب کا فرزوں تر عملی کردار تاریخ کے آئینہ میں اور تصویری نمائش و میوزیم میں بھی دیکھ سکے۔

ابھی وقت ہے ان نوادرات کو سنبھالا جائے ورنہ ناواقف ہاتھوں یا مرور زمانہ سے ضائع ہو جائیں گے۔ ایک عظیم لائبریری جو عظمت اسلام کے علاوہ جماعتی جمال و جلال کی آئینہ دار ہو جو سائنٹفک بنیادوں پر مذہبی ریسرچ کرنے والے پیاسوں کے لئے لندن میں انڈیا آفس لائبریری کے نمونہ پر یورپ کا سب سے بڑا مرکز ہو۔ ایسی بڑی لائبریری و میوزیم کا بیڑا یورپ میں جماعت جرمنی کو اٹھانا چاہیے جہاں مرکزی دفاتر میں بفضل الٰہی موجود ہیں کسی ایک ہال میں ایسی گنجائش نکالی جاسکتی ہے۔ ایک متمنی

(مرزا عبدالحق، مائنز)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مکرمی و محترمی ایڈیٹر صاحب اخبار احمدیہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اخبار احمدیہ جرمنی میں آپ کا نیا کالم آپ کا نوازش نامہ کے عنوان سے شروع کرنے پر آپ کو تہ دل سے مبارک پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ یہ کالم جماعت احمدیہ جرمنی کے علاوہ یورپ کی دیگر احمدی مسلم جماعتوں کے لئے بھی مفید ثابت ہوگا۔ والسلام خاکسار

ڈاکٹر ناصر احمد خان مہدی ٹلفورڈ شروپ شائر انگلینڈ

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مکرم و محترم ایڈیٹر اخبار احمدیہ جرمنی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اُمید ہے آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہوں گے۔ ہماری طرف سے ایک تجویز ہے کہ تمام تر مواد جو احمدیہ بلیٹن میں شائع ہوتا ہے اگر اسے اخبار احمدیہ جرمنی میں ہی شائع کروا دیا جایا کرے تو اس طرح اخبار احمدیہ کو پڑھنے والوں کی تعداد میں اضافہ کا باعث ہوگا اور الفضل انٹرنیشنل کی خریداری پر اچھا اثر ہو سکتا ہے اور خریداروں میں خاطر خواہ اضافہ ہو سکتا ہے۔ (رانا امتیاز احمد، قائمقام ریجنل امیر نیدرز احسن)

Vol. 8 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 4
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M, Germany, Tel.: 069-50688652, Fax: 50688655

جرمنی کے شب وروز

جرمن قانون میں تبدیلی

گذشتہ سال 30 نومبر 2001ء کو Job-AQTIV کے نام سے ایک قانون پاس کیا گیا تھا جس کے مطابق علاوہ دیگر فوائد کے وہ لوگ جو اپنی ملازمت ختم ہو جانے پر بے روزگاری الاؤنس (Arbeitslosengeld یا Arbeitslosenhilfe) کے حقدار ہوتے ہیں۔ ہفتہ میں کم از کم پندرہ گھنٹے کوئی اعزازی (بغیر تنخواہ کے) کام کرسکیں گے۔ جس سے ان کی ادارہ تلاش روزگار Arbeitsamt کی طرف سے ملنے والی مالی امداد پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ اس کے ساتھ انہیں اپنی جائے رہائش سے تین ہفتوں کے لئے غیر حاضر رہنے کا حق (چھٹیاں) بھی حاصل ہوگا۔ اس حق میں بیرون ملک جانا بھی شامل ہے۔ (جبکہ پہلے ایسا نہیں تھا) یہ قانون یکم جنوری 2002ء سے نافذ العمل ہو چکا ہے۔

یورپین کمیشن کی طرف سے جرمنی کو وارننگ کا خطرہ ٹل گیا

برسلز میں یورپین کمیشن جرمنی کو اس کے بجٹ کے بارہ میں وارننگ دینا چاہتا تھا جس کا مقصد یہ تھا کہ جرمنی اپنے بجٹ میں ردوبدل کر کے ایرو (یورپین کرنسی) کی مضبوطی کو قائم رکھنے میں اپنا قردار ادا کرے۔ جرمن کابینہ میں وزیر داخلہ جناب فشر (joschka Fischer) اور وزیر خزانہ جناب آئیشل (Hans Eichel) اس حق میں تھے کہ یہ وارننگ قبول کرلی جائے تا ایرو کی ساکھ برقرار رہے مگر چانسلر شروڈر جو کہ انتخابات کی تیاریوں میں مصروف ہیں اس موقع پر یہ خطرہ مول نہیں چاہتے تھے کیونکہ پہلے ہی اپوزیشن مسٹر شروڈر کی مالی پالیسیوں پر سخت تنقید کر رہی ہے۔
مسٹر شروڈر سیاسی دباؤ ڈال کر اس وارننگ لیٹر کو جسے نیلے خط کی اصطلاح سے سنا جا رہا ہے رکوانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اپوزیشن نے چانسلر شروڈر کے سیاسی استعمال کے دباؤ کو ایک سکینڈل قرار دیتے ہوئے یہ الزام لگایا ہے کہ انہوں نے اس طرح ایرو کی ساکھ کو نقصان پہنچانے کی بنیاد رکھ دی ہے۔

یورپ کے سیاستدانوں کا امریکہ کو انتباہ

جرمنی کے وزیر خارجہ جناب فشر نے کہا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف اتحاد ہر کسی کے خلاف ہر قدم اٹھانے کی بنیاد نہیں بن سکتا۔ اور اتحاد میں سے کوئی ایک طاقت اکیلی ایسا نہیں کرسکتی تمام یورپی اتحادی ملکوں کے وزراء خارجہ کا یہی خیال ہے۔ ان کا یہ بیان روس کے صدر مسٹر پوٹین کے اس بیان کے ایک دن بعد دیا گیا جس میں مسٹر پوٹین نے امریکہ کو عراق پر حملہ سے خبردار کیا تھا۔ مسٹر فشر نے امریکہ کے یک طرفہ قدم اٹھانے کہ بارہ میں کہا کہ اگرچہ امریکہ اور اس کے اتحادی جمہوری ملکوں میں طاقت کا عدم توازن ہے مگر اس طاقت کو اطاعت کے لئے آزادانہ استعمال نہیں کرنا چاہئے انہوں نے کہا کہ اتحادی ممالک کوئی سیٹلائٹ نہیں ہیں۔

جرمنی مزید پناہ گزینوں کا متحمل نہیں ہوسکتا

جرمنی چالیس لاکھ بے روزگار افراد کی موجودگی میں مزید پناہ گزینوں کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ یہ بات دو بڑی سیاسی پارٹیوں CSU CDU کے مشترکہ امیدوار برائے چانسلر مسٹر سٹوئبر (Stoiber) نے کہی۔ انہوں نے موجودہ وزیر داخلہ مسٹر شلی سے اس معاملہ میں اختلاف کرتے ہوئے ان کی تجاویز کو رد کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ صرف چند خاص تکنیکی مہارت رکھنے والے افراد کے جرمنی میں آنے کی حمایت کرتے ہیں اس بیان کے بعد حکومت اور اپوزیشن کے مابین اتحاد میں مفاہمت کے امکانات مزید کم ہو گئے ہیں۔

تحقیقی مقاصد کے لئے انسانی جنین کے خلیے جرمنی درآمد کئے جاسکتے ہیں

جرمن پارلیمنٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تحقیقی مقاصد کے لئے انسانی جنین سے حاصل کردہ خلیے (cell) درآمد کئے جاسکتے ہیں۔ مگر اس شرط کے ساتھ کہ ان کی افزائش ایک خاص مدت پہلے صرف جرمنی درآمد کے لئے کی گئی تھی

فرانکفرٹ کا ہوائی اڈہ یورپ بھر میں اول رہا

برطانیہ سے شائع ہونے والے ایک پندرہ روزہ رسالہ ایئر کارگو نیوز (Air cargo News) نے جس کی اشاعت ایک لاکھ کی تعداد میں ہے۔ کارگو کے نظام کا جائزہ لیتے ہوئے جرمنی کے فرانکفرٹ ہوائی اڈے کو یورپ بھر میں کارکردگی اور اہمیت کے لحاظ سے اول قرار دیا ہے۔
اس جائزہ میں مال اتارنے اور چڑھانے کے نظام اور مختلف سائز کے مال کو ترتیب دینے کی صلاحیت و ہوائی جہازوں کے اوقات کی درستگی اور ان کا دوسرے ذرائع آمدورفت سے منسلک ہونا مدنظر رکھا گیا تھا۔
کارکردگی کے لحاظ سے فرانکفرٹ ہوائی اڈے کے نزدیک ترین ہوائی اڈے ایشیا میں ہانگ کانگ مشرق وسطیٰ میں دبئی اور نارتھ امریکہ میں کیلگری کے ہوائی اڈے قرار دئے گئے ہیں۔

ہٹلر کی اکیاسی سالہ سیکرٹری وفات پاگئیں

ہٹلر کی اکیاسی سالہ سیکریٹری محترمہ تھروڈل (Thrudel) جو کہ ہٹلر کی آخری زندہ سیکریٹری تھیں میونخ کے ہسپتال میں اکیاسی سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ وہ 1943 تا 1945 اس عہدہ پر کام کرتی رہیں۔
ان کی وفات سے صرف چند گھنٹے پہلے ان کے بارہ میں ایک دستاویزی فلم برلن کے بین الاقوامی فلمی میلے میں دکھائی گئی تھی، نوے منٹ کی یہ فلم آسٹریا کے فلم ڈائریکٹر مسٹر آندرے ہیلر نے انکے دس گھنٹے کے انٹرویو سے اخذ کر کے بنائی تھی۔
محترمہ تھروڈل کو کینسر کی وجہ سے جلد اپنی موت کا یقین ہو چکا تھا۔ اس لئے انہوں نے اپنے اس آخری متوقع انٹرویو میں اپنی ساری کہانی بیان کردی تھی۔
محترمہ تھرڈل نے بیان کیا کہ ہٹلر ایک اچھا دوست اور ایک اچھا پدرانہ شفقت رکھنے والا باس تھا اور اس کی شخصیت میں کشش تھی۔ انہوں نے ہٹلر کو کبھی یہودیوں کی نسل کشی کے بارہ میں بات کرتے نہیں سنا اور جنگ کے بعد انہیں اس بات کے بارہ میں معلوم ہوا۔ یہودیوں کی ایک نمائندہ تنظیم نے اس دستاویزی فلم پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ہٹلر کے قریبی حلقوں میں سے ہر فرد اسے یہودیوں کے خلاف غصے سے چلاتے ہوئے سن سکتا تھا۔

جرمن پولیس ڈاکو کی تلاش میں

فرانکفرٹ میں جرمن پولیس 23 سالہ فرانسیسی نژاد حفاظتی گارڈ کی تلاش میں ہے جو یہاں کم از کم 10 ملین ایورو کو اس وقت لے بھاگا جب وہ یہ کرنسی بکتر بند کار میں بینک لے کر جا رہا تھا۔ پولیس کے بیان کے مطابق اس گارڈ نے پہلے اپنے ساتھی گارڈ کو پستول کے زور پر ہتھکڑی پہنا دی پھر اس کے دو خفیہ ساتھی دوسری کار میں اس کی مدد کو آئے انہوں نے ایک زیر زمین کار پارکنگ میں کرنسی دوسری گاڑی میں رکھی اور فرار ہو گئے۔ نئی کرنسی ایورو کے اجراء کے بعد یہ یورپ کا سب سے بڑا ڈاکہ ہے۔

غیر ملکی صوفہ سیٹ خریدنے پر احتجاج

ٹیکس ادا کرنے والوں کی تنظیم کے صدر جناب کارل ہائینز ڈیکے (Karl Heinz Däke) اور حزب اختلاف کے لیڈروں نے جرمن وزراء کے لئے نئے صوفہ جات کی خرید پر سخت احتجاج کیا ہے۔ انہوں نے احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ ٹیکس کی رقم اتنی فراوانی سے استعمال کرنا جب کہ جرمنی میں بے روزگاری دن بدن بڑھ رہی ہے حکومت کے لئے غیر مناسب ہے جبکہ حکومت خود بچت پر زور دے رہی ہے۔ ہمیں یہ سمجھ نہیں آتی کہ اتنے مہنگے صوفہ سیٹ اور وہ بھی باہر سے خریدنے کی ضرورت کیا ہے۔ واضح رہے کہ یہ صوفہ جات جرمن سے باہر کی فرم کو ڈیزائن و تیاری کے لئے دئے گئے ہیں جن کی مالیت تقریباً 20 ملین ایورو بنتی ہے۔

محترم ثاقب زیروی صاحب کی یاد میں

زیست نے صد آفریں وجود کو چند پل دیئے
شاعر فطرت حضرت ثاقب بھی چل دیئے

تزئین ارض پاک ہوتی رہے صدا
علمدار صحافت نے کیسے کیسے حل دیئے

حب نبی میں وہ نئے پیکر تراشتا رہا
بنام مصطفیٰ بھر بھر مصفی جل دیئے

مسیح پاکؑ کے اعدا کو شیروں کی طرح للکارا کیا
فراعین وقت کو اس نے کیسے بل دیئے

دربار احمد کا وہ شاعر بے مثال تھا
دبستان احمدیت کو مولیٰ نے کیسے پھل دیئے

سلیم علم و ادب کی محفلیں سونی پڑ گئیں
آواز کے سحر نے بھی اب ہاتھ مل دیئے

(سلیم احمد آخن)

آئیے مالٹا چلیں

مکرم منیر احمد منور مربی سلسلہ اور مکرم ایاز محمود صاحب نے مالٹا کا دو ہفتہ کا دورہ ماہ جون 2001 کیا۔ اس دورہ کے دوران مزید دو عرب سلسلہ میں داخل ہوئے۔ الحمدللہ۔
اس دورہ کے دوران کل 684 افراد سے رابطہ کیا گیا۔ 94 افراد تبلیغی سٹال پر آئے جو مالٹا کے مختلف شہروں میں 6 کی تعداد میں لگائے گئے تھے۔ اس عرصہ میں 56 تبلیغی میٹنگز بھی ہوئیں۔
161 کی تعداد میں کتب بھی تقسیم کی گئیں۔ لٹریچر جو تقسیم ہوا اس کی تعداد 891 تھی۔ اس دورہ کے دوران مالٹا کے دوسرے جزیرے Gozo میں بھی گیا۔
مالٹی قوم کے علاوہ دیگر 13 مختلف اقوام کے افراد سے بھی تبلیغی روابط ہوئے۔ مالٹا میں قائم واحد مسجد کے امام نے جماعت کے خلاف اپنے شدید معاندانہ رویے کا اظہار کیا۔ اس مخالفت کا نتیجہ یہ ہے کہ مالٹا میں مقیم ہر عرب اب جماعت کے بارہ میں آگاہ ہو چکا ہے۔ جبکہ دو تین ماہ پہلے صرف چند لوگ جماعت کے بارے میں علم رکھتے تھے۔ اس دورہ کے دوران دو اسکولوں میں بھی گئے۔ ایک سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب نے خندہ پیشانی سے بات سنی اور لٹریچر وصول کیا جبکہ دوسرے نے سخت تعصب کا اظہار کرتے ہوئے بات چیت کرنے سے انکار کر دیا۔ ہمبرگ کے ایک ٹیکسی ڈرائیور نے ایک مالٹی مسافر کو تبلیغ کی تھی اور وہ دوست بن گئے تھے۔ ان سے ملاقات کی انہوں نے ہمارے احمدی دوست کے اعلیٰ اخلاق اور اخلاص کا ذکر کیا۔ نئے بیعت کنندہ افراد سے سات مرتبہ میٹنگز کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ وفد کی مساعی کو شرف قبولیت بخشے اور مالٹی قوم کو اپنے دل میں اسلام احمدیت کے لئے وا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور نو مبائعین کو استقامت بخشے۔ آمین۔

امریکہ کی ایک خبر

امریکہ کے صدر جارج بش کی بھتیجی Noelle بش جو گورنر Jeb کی بیٹی ہے۔ ممنوعہ ادویہ کے استعمال کے الزام میں گرفتار کر لی گئی ہے۔ چوبیس سالہ نوئیلے پر الزام ہے کہ وہ ایک جعلی نسخہ دکھا کر Xanase نامی ایک مسکن دوا حاصل کرنا چاہتی تھی۔ جب دوا فروش ملازمہ کو شک گذرا تو اس (نوئیلے) نے اپنے آپ کو لیڈی ڈاکٹر ظاہر کیا (حالانکہ وہ ایک آرٹ سکول کی طالبہ ہے)۔ اس جرم میں اسے پانچ سال قید اور پانچ ہزار ڈالر جرمانہ کی سزا دی جا سکتی ہے۔
(اخبار Blick in die Wellt، 31 جنوری 2002)

سرائے خام

دُنیا کی حرص میں کیا کچھ نہ کرتے ہیں
نقصان جو ایک پیسہ کا دیکھیں تو مرتے ہیں
زر سے پیار کرتے ہیں اور دل لگاتے ہیں
ہوتے ہیں زر کے ایسے کہ بس مر ہی جاتے ہیں
جب اپنے دلبروں کو نہ جلدی سے پاتے ہیں
کیا کیا نہ اُن کے ہجر میں آنسو بہاتے ہیں
پر اُن کو اس سجن کی طرف کچھ نظر نہیں
آنکھیں نہیں ہیں کان نہیں دل میں ڈر نہیں

(سرمہ چشم آریہ صفحہ 89 مطبوعہ 1886ء (از درثمین))